بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر
یوم - اتوار
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ ۹ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش ۹ فروری ۱۹۶۹ء | نمبر ۳۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرتؐ نے ایک بگڑی ہوئی قوم کی ایسی اصلاح کر دکھائی گویا اس میں عیب ہی نہ تھا

اِس سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ روشن آپؐ کی صداقت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے

"آپؐ جس کام کے لئے آئے تھے اس میں پورے کامیاب ہو گئے۔ مَیں نے بتایا ہے کہ جب آپؐ تشریف لائے تو آپؐ نے ہزارہا مریضوں کو مرض کے آخری درجہ میں پایا جو اُن کی موت تک پہنچ گیا تھا بلکہ حقیقت میں وہ مر ہی چکے تھے ...... پھر انصافاً کوئی سوچے کہ (لوگ) اپنے خدمت گار کے عیب دُور نہیں کر سکتے۔ تو جو شخص ایک بگڑی ہوئی قوم کی ایسی اصلاح کر دے کہ گویا وہ عیب اس میں تھے ہی نہیں تو اس سے بڑھ کر اس کی صداقت کی اَور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دی گئی

نمازِ جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی نماز اور تدفین میں کثیر التعداد احباب کی شرکت

ربوہ ۸ تبلیغ۔ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی نعش، جنہوں نے ۲۷ جنوری ۱۹۶۹ء کو کینیڈا میں بعمر ۷۰ سال وفات پائی تھی، کل ۷ ماہ تبلیغ (فروری) کو بعد نمازِ عصر بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل مسجد مبارک میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں کثیر التعداد اہلِ ربوہ کے علاوہ راولپنڈی اور سرگودھا کے بعض احباب نے بھی شرکت کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے محترم میاں صاحب مرحوم کا چہرہ دیکھا اور کافی دیر آپ کے جنازہ کے پاس کھڑے ہو کر زیرِ لب دعائیں کرتے رہے۔ بعدہٗ جملہ حاضر احباب کو چہرہ دیکھنے کا موقعہ دیا گیا۔ اس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے دعا کرائی۔

محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم کا تابوت کینیڈا سے بذریعہ ہوائی جہاز ۶ فروری کو براستہ کراچی ۹ بجے صبح لاہور پہنچا تھا۔ وہاں سے اسے بذریعہ ایمبولنس کار اسی روز سہ پہر ربوہ لایا گیا۔ تدفین اگلے روز بعد نمازِ عصر عمل میں آئی۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اپنے سابق امیر کے جنازہ میں شرکت کے لئے محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت کی سرکردگی میں تین افراد پر مشتمل ایک وفد ۳ فروری ۱۹۶۹ء کو ربوہ بھیجا۔ یہ وفد محترم امیر صاحب کے علاوہ مکرم مرزا عبدالحق صاحب جنرل سیکرٹری اور مکرم محمد نذیر صاحب

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ تبلیغ (۷ بجے شب) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۷ تبلیغ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ الاعراف کی آیت

اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ

کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ اللہ کی ولایت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ الکتاب پر عمل کریں یعنی کامل کتاب کی کامل اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔ اگر اللہ کی ولایت حاصل ہو جائے تو پھر وہ ہر قسم کے مظالم سے محفوظ ہو جائیں گے کیونکہ اللہ جس کا دوست بن جائے اسے کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ حضور نے فرمایا یہ مقام حاصل کرنے کے لئے جس قسم کی قربانیاں ضروری ہیں وہ بشاشتِ قلب سے پیش کرتی جائیں۔

ربوہ ۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل بہت ناساز رہی۔ ضعفِ قلب کے علاوہ گلے میں بھی درد ہوتا رہا۔ نیز کل سے ہلکی سی حرارت کی بھی تکلیف ہو گئی ہے۔ جو ابھی چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

ربوہ ۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ اُمِ مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہے لیکن پیٹ میں تکلیف ابھی چل رہی ہے رات کو سر درد کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ دوا کھانے سے نیند آتی ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۷ تبلیغ۔ عزیز جعفر احمد خاں سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کو ہسپتال سے گھر لے آئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ آہستہ آہستہ فرق پڑے گا۔ تاہم زبان تا حال بالکل بند ہے۔ کل سے ہومیوپیتھک علاج شروع کیا گیا ہے۔ احباب درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے نتیجہ میں عزیز موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پوری تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

محمود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

خدائی ہدایت

گزشتہ اداریہ میں جن صاحب کی تقریر کا حوالہ ہم نے دیا ہے، اسی تقریر میں صاحب موصوف وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس دور کی جتنی ترقی بھی ہے وہ ساری کی ساری دراصل علوم طبیعی (PHYSICAL SCIENCES) کی بدولت ہے، ان علوم کی تحقیقات نے انسان کو غیر معمولی قوتیں دے دی ہیں۔ ان کے استعمال سے انسانی تمدن ومعاشرت اور تہذیب کو غیر معمولی مادی ترقی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لیجئے کہ جہاں تک علوم طبیعی کا تعلق ہے۔ خدا نے انسان کو خود اس کی تحقیق کے ذرائع عطا کر دیئے ہیں ... مگر جہاں تک تہذیب وتمدن کا تعلق ہے۔ جہاں تک اخلاق کا تعلق ہے اور جہاں تک انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی کے نظام کا تعلق ہے اس کے بارے میں انسان کو یہ غلط فہمی لاحق ہو جانا صحیح نہیں ہے کہ یہاں بھی وہ اپنی ہی تحقیقات سے زندگی کے صحیح اصول معلوم کر سکتا ہے۔ یہ غلط فہمی درحقیقت ان تمام خرابیوں کا بنیادی سبب ہے جو انسانی تہذیب میں راہ پا گئی ہیں۔ یہاں فی الواقع انسان خدائی ہدایت (DIVINE GUIDANCE) کا محتاج ہے۔ خدا کی ہدایت سے آزاد ہو کر انسان اگر اپنے اصول خود وضع کرنے لگے اور اپنے نزدیک یہ سمجھے کہ اس پہلو میں بھی اسے خدا کی طرف سے آئی ہوئی کسی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے تو وہ ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھاتا چلا جاتا ہے۔ اور محض اپنی عقل وفکر اور تجربات ومشاہدات کے بل پر کوئی صحت مند نظام زندگی تعمیر نہیں کر سکتا۔ یہ غلطی پہلے بھی انسان کو گمراہ کرتی رہی ہے، اور آج بھی کر رہی ہے۔ اور اس کا نتیجہ بجز تباہی کے اور کچھ نہیں ہے۔"

یہاں موصوف نے تسلیم فرمایا ہے کہ موجودہ دور میں جو مادی ترقی ہوئی ہے۔ وہ زندگی کے تمام مسائل کو حل نہیں کر سکتی۔ زندگی کی تکمیل کے لئے خدائی ہدایت ضروری ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آج جب تمام دنیا مادی ترقیوں میں اس قدر کھو گئی ہے کہ وہ زندگی کے تمام مسائل کو صرف عقل سے ہی حل کرنا چاہتی ہے اور دنیا کسی آسمانی ہدایت کے قائل ہی نہیں رہی۔ تو ایسی صورت میں کیا محض یہ کہہ دینا کہ زندگی کے بعض مسائل کو حل کرنے کے لئے خدا کی ہدایت کی ضرورت ہے کافی ہے۔ آج حالت تو یہ ہو گئی ہے کہ لوگ خدا کے منکر ہو گئے ہیں۔ منکر ہی نہیں بلکہ خدا پر ایمان رکھنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ نہ صرف اشتراکیت بلکہ خود سرمایہ داری نظام میں بھی محض عقلیت کے بل پر فیصلے کئے جاتے ہیں۔

سائنس کے تجربہ اور مشاہدہ کے طریق کار نے انسان کی ذہنیت ہی ایسی بنا دی ہے۔ کہ وہ بغیر ٹھوس ثبوت کے کسی حقیقت کو ماننے کو تیار نہیں۔ کیا ایسی صورت میں یہ کہہ دینا کہ خدائی ہدایت کی ضرورت ہے کافی ہے۔ کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ سب سے پہلے دنیا کے سامنے اس امر کی شہادت پیش کی جائے کہ خدا تعالیٰ واقعی موجود ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کے وجود کا دنیا کو قائل نہ کیا جائے۔ اس وقت تک یہ کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ زندگی کے بعض مسائل ایسے ہیں جن کو خدائی ہدایت ہی حل کر سکتی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آنکھ کی روشنی بغیر بیرونی روشنی کے بے فائدہ ہے۔ جب تک بیرونی روشنی نہ ہو۔ ہماری آنکھ خواہ کتنی بھی اپنی ذات میں بینا ہو کچھ بھی نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے دیکھنے کے لئے بیرونی روشنی لازمی ہے ۴۴

۴۴ لیکن محض اس کا دعوے تو اس وقت کوئی فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ جب تک بیرونی روشنی مہیا نہ ہو۔ اس لئے کیا یہ ضروری نہیں کہ پہلے بیرونی روشنی مہیا کی جائے۔ اور پھر دوسرے پر الزام لگایا جائے کہ تیری آنکھ کی روشنی ناقص ہے یا تو اندھا ہے۔

حالت تو یہ ہے کہ دنیا دہریت کے گڑھے میں گر چکی ہے اور کسی خدا کے وجود کو تسلیم ہی نہیں کرتی اور ہم دنیا پر الزام لگائیں کہ وہ خدا کی ہدایت کے بغیر زندگی کے تمام مسائل حل کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے وہ مسائل حل نہیں کر سکتی اس لئے کیا ضروری نہیں ہے کہ سب سے پہلے ہم ان لوگوں کے سامنے خدا کے وجود کا ایسا ثبوت پیش کریں۔ جس سے وہ قائل ہو جائیں اور انکار نہ کر سکیں۔ وہ مجبور ہو جائیں اور مان لیں کہ واقعی خدا تعالےٰ موجود ہے جو زندگی کے بعض مسائل حل کرنے کے لئے انسان کو اپنی طرف سے ہدایت دیتا ہے جس کے بغیر وہ مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ اور محض انسانی عقل زندگی کے بعض عقدے نہیں کھول سکتی جب تک اللہ تعالےٰ کی ہدایت نہ ہو۔ ایسی صورت میں کہ دنیا کسی خدا کے وجود کی ہی قائل نہیں خدائی ہدایت کی ضرورت کو پیش کرنا محض تضیع اوقات ہی نہیں بلکہ پرلے درجہ کی نادانی ہے۔ یہ تو اندھیرے میں ٹاک ٹوئیے کھانے کے برابر ہے۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تکلیف دہ چیزوں کو راستہ سے ہٹانا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِیْ شَجَرَۃٍ قَطَعَھَا مِنْ ظَھْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی الْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَۃٍ عَلٰی ظَھْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ: وَاللّٰہِ لَاُنَحِّیَنَّ ھٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْھِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو جنت میں پھر رہا تھا اور اس نے صرف یہ نیکی کی تھی کہ ایک کانٹے دار درخت کو جس سے راہ گزرنے والے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی تھی راستہ سے کاٹ دیا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے راستہ پر ایک درخت کی لٹکی ہوئی ٹہنی دیکھی جس سے مسلمانوں کو گزرتے ہوئے تکلیف ہوتی تھی۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں اس ٹہنی کو کاٹ کر پرے ہٹا دوں گا۔ تاکہ مسلمانوں کو یہ تکلیف نہ دے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے اس کے اس فعل کی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا ذکرِ خیر

(مکرم ملک محمد احمد صاحب وکالتِ تبشیر ربوہ)

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اپنے علم وفضل اور زہد وتقویٰ کی بناء پر جماعتِ احمدیہ میں ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ ایک رئیس خاندان کا فرد ہونے کے باوجود نہایت سادہ و پاکیزہ عادات بلند ہمت اور ہر حال میں اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی رہنے والے بزرگ تھے۔ پیغامِ حق پہنچانے کا اس قدر جوش تھا کہ بعض اوقات ضعف سے بولنا مشکل ہوتا لیکن جونہی کوئی غیر از جماعت دوست آجاتے یا کوئی شخص کسی نئے اعتراض کا تذکرہ کر دیتا تو آپ فوراً گفتگو شروع کر دیتے اور ایسے دلکش اور مدلل انداز سے سمجھاتے کہ سُننے والوں کو تسلی ہو جاتی بلکہ اگر سوال کرنے والا اپنا مافی الضمیر پوری طرح ادا نہ کر سکا ہو تو اسکے سوال کو خود وسعت دے کر اس کے ایسے پہلو بھی بیان کر دیتے جو معترض بیان نہیں کر سکا تھا اور پھر تفصیلاً سب پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کرتے۔ ایسا بھی بہت دفعہ ہوا کہ ابھی ناشتہ نہ کیا تھا کہ بعض غیر از جماعت دوست آ گئے اور پھر جو گفتگو شروع ہوئی تو ظہر کا وقت آ گیا مگر آپ نے کبھی یہ عذر نہ کیا کہ آج طبیعت ٹھیک نہیں یا فرصت نہیں یا کسی اعتراض کے جواب کو کسی دوسرے وقت پر ڈال دیا ہو۔ یہ نمونہ ہمارے نوجوان مبلغین کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے سکتا ہے۔

آپ کا حافظہ غضب کا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی عبارتیں ازبر تھیں۔ بسا اوقات بحث کے دوران آپ فرماتے کہ الماری میں سے فلاں لائن کی اتنے نمبر کی کتاب نکالنا اور اس کے فلاں صفحہ کے دائیں طرف پڑھنا شروع کرو اور وہی عبارت آپ ساتھ ساتھ دُہراتے چلے جاتے۔ آپ فرماتے تھے کہ تمام اعتراضات جو حضور علیہ السلام کی تحریروں پر کئے جاتے ہیں ان کا جواب اسی جگہ موجود ہوتا ہے اس لئے اصل کتاب سے وہ حصہ مع سیاق و سباق ضرور پڑھنا چاہیئے۔ آپ نوجوانوں کو ایسی عملی ٹریننگ بھی دیا کرتے تھے۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بڑی احتیاط سے رکھتے تھے۔ فرماتے تھے یہ عام کتابوں کی طرح نہیں ہیں کہ جس طرح چاہا رکھ دیا تعظیم مدِنظر رہنی چاہیئے۔

ایک دفعہ احمدیہ مشن غانا نے ایک کیلنڈر شائع کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بڑے سائز کا فوٹو تھا۔ وہ کیلنڈر میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن تبلیغی مقاصد کے پیشِ نظر اپنا فوٹو شائع فرمایا تھا وہ اس طرح پورے ہوں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک ٹیپ شدہ تقریر کے متعلق میں نے دریافت کیا۔ کیا آپ سُننا چاہیں گے تو آپ بڑے خوش ہوئے فرمانے لگے یہ بڑی بابرکت بات ہے۔ مگر اس طرح سُنیں گے کہ پہلے وقت مقرر ہو جائے ہم اپنے دوستوں کو بھی بلائیں گے۔ جب میں وقتِ مقررہ پر پہنچا تو وہاں بہت سے دوست جمع تھے اور آپ لیٹے ہوئے تھے۔ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ سر ڈھانپ لیا اور نہایت انہماک سے سُنتے رہے جب تقریر ختم ہوئی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ فرمایا جب خلیفۂ وقت کی آواز آ رہی ہو تو ادب سے بیٹھنا اور توجہ سے سُننا چاہیئے اور آپ نے سب کے سامنے اپنے عمل سے یہ نمونہ دکھایا۔

آپ کی مجلس میں علم و عرفان کا تذکرہ صبح و مسا جاری رہتا تھا آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں لوگ حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے۔ خاکسار کے والد حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضی اللہ عنہ سے آپ کو بہت محبت تھی۔ ان کی وفات بعمر ۸۵ سال ۳۰ اگست ۶۸ء کو ہوئی۔ حضرت حافظ صاحب نے بہت صدمہ محسوس کیا کئی دن طبیعت نڈھال رہی۔ مجھ سے ذکر کیا کہ قادیان میں حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم اور ربوہ میں آپ کے والد مرحوم ہماری مجلس کی شمع تھے۔ فرماتے تھے کہ ہم نے زندگی میں چند ایک عزیزوں کا ہی اس قدر صدمہ محسوس کیا ہے سب سے زیادہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات کا غم ہوا کہ آنکھوں کی قوتِ جاذبہ ختم ہو گئی اب آنسو ڈھلک آتے ہیں تو روکے نہیں جا سکتے۔

جب آپ ہجرت کے بعد جودھامل بلڈنگ میں مقیم ہوئے تو بہت سے لوگ آپ کے پاس امانتی رقوم یا سامان رکھوا جاتے تھے اور جس رشتہ دار کو وہ چیزیں دینا مقصود ہوتیں اسے لکھ دیتے کہ حافظ صاحب سے جا کر لے آؤ کیونکہ لوگ بے آسرا تھے اور ان کے مستقل پتے نہ تھے بہت سے خطوط بھی آپ کی معرفت آتے تھے۔ اسی طرح رتن باغ کے ایک حصہ میں جہاں بعض مہاجر مستورات مقیم تھیں ان کے سرپرست حضرت حافظ صاحب کے نام ہی منی آرڈر بھجوا دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ایسی عورت کے نام کا منی آرڈر آیا جس کے نام کی دوسری عورت بھی تھی اور دونوں کے شوہر ہم نام تھے۔ آپ نے ایک کو بُلا کر رقم دے دی۔ چند دن کے بعد دوسری عورت دریافت کرنے آئی کہ اس کے خاوند نے فلاں رقم منی آرڈر کی تھی کیا وہ ابھی تک نہیں پہنچی؟ آپ نے اسے بتایا کہ منی آرڈر تو آیا تھا مگر میں نے اس کی ہمنام عورت کا سمجھ کر اسے رقم دے دی تھی۔ پھر آپ نے وہ رقم اپنی گرہ سے ادا کر دی اور اس رقم کے واپس ملنے کا انتظار نہ کیا۔

آپ صاحبِ رؤیا وکشوف تھے مگر بیان نہ فرماتے تھے۔ اس بات کے بہت سے لوگ گواہ ہیں کہ حضرت حافظ صاحب نے بعض باتیں قبل از وقت بتائیں جو اسی طرح وقوع پذیر ہوئیں۔ آپ ان لوگوں کو جو خوابوں کی تعبیریں پوچھتے ہیں پسند نہیں کرتے تھے فرماتے تھے کہ ایسے لوگ جب تک اپنی مرضی کے مطابق تعبیر حاصل نہ کر لیں ان کی تسلی نہیں ہوتی۔ آپ یہ نکتہ بھی بیان فرماتے تھے کہ کسی مدعی کے رؤیا وکشوف اس پر ایمان لانے کے سلسلہ میں بنیادی چیز نہیں ہوتے کہ ان پر بحث کی جائے کیونکہ ان میں اخفاء کا پہلو ہوتا ہے۔ ایمان کی بنیاد کسی مدعی کے دعوےٰ اور خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت پر ہوتی ہے اور اسکے ساتھ رؤیا وکشوف ایک مضبوط دلیل قائم کرتے ہیں۔ اپنی وفات سے چند روز قبل آپ نے فرمایا ہمیں مرنے کا کوئی ڈر نہیں ہمارا ٹھکانہ تو بہشت ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں تسلی دی ہے کہ دوزخ کی آگ تم پر حرام ہے پھر ہمیں موت سے کیا خوف ہو سکتا ہے۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا بدگمانی سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔ پھر اپنا ایک واقعہ سُنایا کہ ایک نایاب کتاب جو چند صفحات پر مشتمل تھی پڑھنے کے لئے ایک دوست نے مانگی میں نے کہا مجھے تو اس کی اکثر ضرورت رہتی ہے آپ یہیں دیکھ لیا کریں تین چار مرتبہ انہوں نے وہ کتاب لی اور پڑھ کر وہیں رکھ دی۔ ایک دن مجھے ضرورت پڑی تو کتاب غائب تھی بڑی پریشانی ہوئی۔ اس دوست کے علاوہ کوئی اس کتاب کا طلبگار نہ تھا۔ وہ دوست بھی آتے رہے اور ہم نے اشارۃً بھی ان سے کتاب کا ذکر نہ کیا لیکن دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالےٰ اس دوست پر بدظنی سے ہمیں بچائے رکھے۔ آخر ایک دن ایک کتاب حوالہ نکالنے کے لئے کھولی تو اندر سے وہ گمشدہ کتاب بھی نکل آئی غالباً ہم نے ہی کسی وقت دونوں کتب نکالی ہوں گی یہ اس کے اندر رہ گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی آپ کو اپنے علاج کے سلسلہ میں قریبی تعلق ہو گیا تھا۔ آپ کو خون آنے کا عارضہ ہوا۔ مشہور ڈاکٹروں اور طبیبوں کے علاج سے کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آپ کے والد صاحب آپ کو قادیان لائے تاکہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سے علاج کرا سکیں۔ مگر حضرت مولوی صاحب مالیر کوٹلہ جا چکے تھے۔ آپ وہاں پہنچے تو مولوی صاحب نے فرمایا کچھ دن یہاں قیام کریں ہم تشخیص کریں گے پھر علاج تجویز کر دیں گے۔ حضرت حافظ صاحب سے آپ نے دریافت فرمایا کہ آپ کو کس کام سے دلچسپی ہے تاکہ اس کا انتظام کر دیا جائے۔ حضرت حافظ صاحب کو کتابوں سے عشق تھا اور حضرت نواب صاحب کی لائبریری میں نایاب کتب موجود تھیں۔ چنانچہ آپ کے لئے کتب کے مطالعہ کا انتظام کر دیا گیا وہاں آپ مطالعہ میں مشغول رہتے۔ فرماتے تھے کہ ہم نے کتب کے مطالعہ سے بہت فائدہ اُٹھایا۔ پھر حضرت

خلیفہ اوّل رضؓ نے دو نسخے لکھائے۔ آپ نے فرمایا کہ بے شک وطن واپس جائیں اور پہلے نسخہ کو استعمال کریں اگر آرام کے بعد دماغ کی طرف دباؤ بڑھ جائے اور حالت خراب ہونے لگے تو دوسرا نسخہ استعمال کریں۔ حضرت حافظ صاحب فرماتے تھے میں نے دونوں نسخوں کو استعمال کیا اور بہت مفید پایا۔ قیامِ پاکستان تک آپ کو اس تکلیف سے نجات رہی یہاں آکر پھر عود کر آئی مگر وہ نسخے گم ہو چکے تھے اور تلاش بسیار کے باوجود نہ مل سکے۔

چند سال قبل ڈنمارک کے احمدی نومسلم مسٹر عبدالسلام میڈسن ڈنمارک سے ربوہ آئے تو انہوں نے خواہش کی کہ انہیں ایسے اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملایا جائے جنہوں نے حضور کا قرب پایا ہو۔ انہیں حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضؓ اور حضرت حافظ صاحب رضؓ سے ملایا گیا۔ اوّل الذکر تینوں حضرات نے انگریزی زبان میں ایک ایک واقعہ بیان کیا۔ جب حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے اس الہام کا تذکرہ کیا کہ دور دراز سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ان لوگوں میں سے ہونے کی وجہ سے مسٹر عبدالسلام کو مبارکباد دی اور پھر جلسہ مذاہبِ عالم لاہور کا ایک چشم دید واقعہ بیان کیا۔ یہ تقریر ٹیپ شدہ موجود ہے جو امسال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر اور پھر انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر بھی سنائی گئی تھی جس سے حضور کی سیرت پر بڑے مؤثر انداز میں روشنی پڑتی ہے۔

آپ کو پھل بہت پسند تھے فرماتے تھے ہم تھوڑا مگر اچھا کھانے والے ہیں۔ فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ نے ایک دفعہ فرمایا کہ پھلوں میں چار پھل طاقت کے لحاظ سے بہت مفید ہیں۔ کھجور۔ آم۔ کیلا۔ سنگترہ۔ اسی ترتیب کے ساتھ۔ فرماتے تھے ہم نے اپنے ذوق کے مطابق آم اور کیلے کو مقدم کر رکھا ہے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو آم اور کیلے اپنے باغ کے ہمیں بھجواتے ہیں وہ ان سب سے نفیس اور اعلیٰ ہوتے ہیں جو دوسری جگہوں سے مہیا ہوتے ہیں۔

آپ کی بینائی معجزانہ طور پر آخر عمر تک قائم رہی اپنی وفات سے پانچ ہفتے قبل بینائی کا ذکر آنے پر آپ نے فرمایا چند سال پہلے جب ہم موجودہ دارالضیافت کے احاطہ میں کوارٹر میں رہتے تھے تو وہاں سے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی پر بیٹھے ہوئے پرندوں کو نہ صرف گن سکتے تھے بلکہ ان کے نام بھی بتا سکتے تھے جبکہ دوسرے اصحاب کو وہ بعض دفعہ نظر بھی نہ آتے تھے۔ فرماتے تھے اب بھی سامنے پہاڑی پر چڑھتے ہوئے آدمیوں کو آسانی سے دیکھ سکتا ہوں۔

آپ کو اپنی وفات کے قرب کا علم ہو چکا تھا۔ جلسہ سالانہ سے دو تین ہفتے قبل کی بات ہے میں چند دن حاضر نہ ہو سکا۔ آپ نے یاد فرمایا۔ اس وقت تنہا تھے مجھے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا کر کہا ایک خاص وجہ سے تمہیں بلایا ہے۔ کچھ دیر خاموش رہ کر فرمایا آیا کرو جلدی جلدی خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہی۔ تمہارے آنے سے خوشی ہوتی ہے۔ دل چاہتا ہے کہ ایک بار تو سب سے مل لوں۔ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی کے کچھ اور دن بڑھا دئے تا کہ جلسہ پر آنیوالے احباب سے بھی مل لیں جس کی آپ کو بڑی خواہش تھی۔

آخر پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مضمون کے اقتباس پر اس تحریر کو ختم کیا جاتا ہے جسے آپ نے نونہالانِ جماعت سے دردمندانہ اپیل کے عنوان سے شائع فرمایا تھا:۔

"اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کم ہوتے جا رہے ہیں اور بہت تھوڑے رہ گئے ہیں اور پُرانے صحابی تو چند گنتی کے نفوس سے زیادہ نہیں۔ پس نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ آگے آکر ان کی جگہ لیں اور تقویٰ اور دعاؤں کی عادت میں اتنی ترقی کریں کہ صحابہ کی طرح خدا کے تازہ بتازہ نشانوں کے مورد بن جائیں۔ ان کے کانوں میں خدا کی آواز گونجے اور ان کے ہونٹوں پر خدا کا کلام نازل ہو اور ان کے قلوب خدا کی رحمت اور اس کی محبت اور اس کی برکات کا گہوارہ بن جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے کہ سوئے ہوئے دل جاگ اُٹھیں اور جاگتے ہوئے دل ہوشیار اور چوکس ہو جائیں"

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

وقفِ جدید کے لئے اطفال اور بالغان کے وعدے الگ الگ بھجوائے جائیں

جماعتیں اطفال کے مطبوعہ فارم مرکز سے فوراً منگوائیں

بہت سی جماعتوں کی طرف سے وقفِ جدید کے جو وعدہ جات موصول ہو رہے ہیں ان میں یہ امر نوٹ کیا گیا ہے کہ عہدیدار اصحاب بالغان کے چندے کے اندر بچوں کے وعدہ جات اور چندے بھی شامل کر دیتے ہیں جن سے یہ اندازہ مشکل ہو جاتا ہے کہ اطفال کے خالصتاً وعدے کتنے ہیں؟

اِس ضمن میں یہ عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک یہ ہے کہ ہر جماعت کے اطفال اپنے وعدہ جات بالغوں سے بالکل علیحدہ لکھوائیں اور ان کی وصولی بھی بالکل الگ ہو تا کہ یہ اندازہ ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اطفال میں بیداری کا احساس کہاں تک ترقی پر ہے؟

جن جماعتوں کے عہدیداروں کے پاس اطفال کے وعدہ جات کے مطبوعہ فارم نہیں وہ فوراً دفتر ہذا کو لکھیں تا کہ انہیں یہ فارم بھیج دئے جائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فرینڈز کلب ربوہ نے باسکٹ بال ٹرافی جیت لی

مورخہ ۳ فروری۔ فرینڈز کلب نے آج فضل عمر کلب کو ۵۲ کے مقابلہ میں ۵۹ پوائنٹس پر ہرا کر آل ربوہ ڈاؤن باسکٹ بال ٹرافی جیت لی۔ کھیل بہت معیاری رہا اور دونوں ٹیموں نے اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ فضلِ عمر کلب کے تمام کھلاڑی سرگودہا زون میں منتخب شدہ ہیں اور نیشنل چیمپئن شپ میں بھی شرکت کر چکے ہیں۔

فرینڈز کلب کی طرف سے مودود احمد قدسی اور مجیب اللہ نے اعلیٰ کھیل کھیلا اور ان کا سکور بالترتیب (۲۶) اور (۲۰) تھا۔ فضلِ عمر کلب کی طرف سے شاہد سعدی (۸) منیر سینڈو (۱۰) نے بھی اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کیا۔

اس میچ کے مہمانِ خصوصی محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے سیکرٹری سرگودہا زون باسکٹ بال ایسوسی ایشن تھے۔ میچ کے اختتام پر انعامات تقسیم کئے گئے۔

(سلطان احمد ممبر ڈاؤن باسکٹ بال ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اطفال الاحمدیہ کے چاروں مرکزی امتحانات (ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور بدر اطفال) مورخہ ۳۰ ہجرت ۱۳۴۸ ہش بمطابق ۳۰ مئی ۱۹۶۹ء بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔ جملہ قائدینِ مجالس و مربیانِ اطفال اور ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اطفال کو ابھی سے تیاری شروع کروا دیں اور کوشش فرمائیں کہ سب اطفال ان امتحانات میں شریک ہوں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا۔ میرے بہنوئی مکرم میاں نذیر حسین صاحب بوجہ کھانسی و بخار بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفاء کامل و عاجل عطا فرماوے۔ آمین۔

(شیخ محمد یوسف گول منشی محلہ لائل پور)

(۲) میرے چھوٹے بھائی کی آنکھ میں تقریباً بارہ دن سے درد ہے۔ جملہ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(محمد شفیع۔ لائل پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

(مکرم قمر الدین صاحب مبشر آف ٹوبہ ٹیک سنگھ)

(قسط نمبر ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جب تک نوجوانوں میں یہ روح پیدا نہیں ہوتی میں نہیں سمجھ سکتا ان میں خشیت اللہ کس طرح پیدا ہو سکتی ہے اور جب تک کسی کے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا نہیں ہوتی ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ایک سچا احمدی ہے وہاں اگر خدا کی محبت پیدا ہو جائے تو رفتہ رفتہ تمام خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں پس اصل چیز ذکر الٰہی خدا تعالےٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق ہے خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور انہیں مساجد میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کی عادت ڈالیں"

(خطبہ فرمودہ ۲۲/۱۱/۴۶ مطبوعہ الفضل ۲۲/۹/۴۶)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب گھر یا دکان میں نماز پڑھ لینے سے بیس اور کئی درجے زیادہ ہوتا ہے اور یہ اس لئے کہ جب کوئی اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادے سے آئے اور نماز کے سوا کسی دوسرے کام کی نیت نہ ہو تو جو قدم وہ اٹھاتا ہے اس کے بدلے میں ایک درجہ بڑھاتا ہے اور ایک گناہ بخشا جاتا ہے۔ پھر جب مسجد میں داخل ہو تو جتنی دیر نماز کی خاطر انتظار کرے گا نماز ہی میں شمار ہوگا اور جب تک نماز کی جگہ پر باوضو بغیر کسی ایذا دینے کے بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے کہ اے اللہ تو اس پر اپنی رحمت نازل کر اُسے بخش دے اور اس طرف رجوع برحمت فرما (مسلم)

تارک نماز کے متعلق حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:-

"میرے نزدیک جو سال میں ایک نماز بھی چھوڑتا ہے۔ اس کا وہ تارک ہے بلکہ اگر پندرہ سال میں بھی اگر ایک دفعہ نماز چھوڑی ہے تو وہ بھی تارک ہے کیونکہ نماز میں ایک ایسا لطف اور سرور ہے کہ اس کی وجہ سے وہ کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑ سکتا جب کہ وہ ایک دفعہ توبہ کر لیتا ہے پھر اس کے بعد اگر ایک نماز بھی چھوڑتا ہے تو وہ تارک کہلائیگا نماز جو ہے وہ پہلا قدم عبودیت کا ہے جو شخص کبھی کبھی نماز چھوڑتا ہے وہ یہود یوں اور ضالین میں شمار ہوگا۔ پس جن سے خطاب ہے وہ سنبھل جائیں اور اپنے ایمان کی فکر کریں جو شخص نماز چھوڑتا ہے۔ میں اسکو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہو گی موت سے پہلے کوئی ضرور ایسا حادثہ اسے پیش آئے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اسی طرح بے ایمان ہو کر مرے گا کیا ساری عمر تو قربانیاں کر کے پھر مرتے وقت بے ایمان ہو کر دُنیا سے جاؤ گے؟ پس نماز کو چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں عام طور پر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی چھوڑ دیتے ہیں وہ رسم کے طور پر جنبہ داری کے طور پر دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں"۔

(از اخبار الفضل ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جیسے دوا کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی کی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ اے خدا تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا ہے اور ناآشنا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں" (ملفوظات جلد چہارم ص ۳۲۱)

احباب کو چاہیئے کہ اس دعا کو حفظ کر لیں اور نماز میں پڑھا کریں۔ ہم میں سے ہر شخص کی خواہش ہے کہ اسلام ترقی کرے اسلام کی اصل ترقی ذکر الٰہی۔ نفس کی صفائی اور عبادت کی کثرت سے ہی ہوگی۔ ذکر الٰہی کرنا مساجد میں بیٹھنا راتوں کو اٹھ کر تہجد ادا کرنا یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے اور جو نفس کی اصلاح کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتی ہیں حضور نے فرمایا:-

"آجکل کے لوگ مغربی تہذیب کے ماتحت یہ سمجھتے ہیں کہ ذکر الٰہی وغیرہ کرنا اور مصلے پر بیٹھے رہنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ حالانکہ مصلے پر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنے والے ہی تھے جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دنیا تہ وبالا کر دی۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مصلے پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے پس مصلے پر بیٹھنے کے معنے نکما پن کے نہیں بلکہ اس سے ایسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور دل میں اس قسم کا نور پیدا ہو جاتا ہے کہ تھوڑے سے وقت میں انسان بڑے بڑے کام کر لیتا ہے اگر تین گھنٹے وہ ذکر الٰہی میں صرف کرتا ہے تو بے شک بظاہر اس کے تین گھنٹے وقت میں سے کم ہو جائیں گے مگر انہی تین گھنٹوں کی بدولت وہ آٹھ گھنٹوں میں وہ کچھ کرے گا جو باقی لوگ ۲۴ گھنٹوں میں بھی نہیں کر سکیں گے ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر نمازیں پڑھا کریں اپنے اوقات کا ایک معتد بہ حصہ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں صرف کیا کریں اور دوسرے مسلمانوں سے بھی انہیں یہی کہنا چاہیئے کہ وہ عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دیں کیونکہ اسلام کی اصل ترقی ذکر الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت پر زور دینا ایسا نور پیدا کر دیتا ہے جس سے پہلے انسان کو اپنے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور پھر وہ دنیا کی اور طاقتوں کو مغلوب کر لیتا ہے۔

(ارشاد مبارک حضرت مصلح موعودؓ)

ہمیں چاہیئے کہ خود بھی باجماعت نمازیں ادا کریں اور بچوں کو بھی ساتھ لائیں تاکہ انہیں بچپن سے ہی عادت پڑ جائے اور جب وہ جوان ہوں تو کامل مومن ہوں والدین کے خدمت گذار اور فرمانبردار ہوں اور جماعت کے لئے بھی قابل فخر وجود ثابت ہوں۔ بچوں کو نماز پڑھانے کے متعلق اسلام نے جو تاکید کی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھاؤ اور جب دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو اسے سزا دو حضور کے اس ارشاد کی تعمیل تو صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہم خود نماز باجماعت کے عادی بن جائیں بچے ہمارے نمونہ کو دیکھ کر خود بخود مسجد میں آئیں گے اگر ہم ہی مسجد نہ آئیں تو بچوں پر ہماری نصیحتوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ مومن اور منافق میں فرق یہ ہے کہ مومن کا فعل اسکے قول کے مطابق ہوتا ہے اللہ تعالےٰ نے جتنے ضروری فرض انسان کے ذمے لگائے ہیں ان میں سے سب سے بڑا فرض نماز ہے۔ قیامت میں سب سے پہلے انسان سے نماز ہی کے متعلق سوال ہوگا۔ یوں تو سب نمازیں جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھنی فرض ہیں لیکن فجر اور عشاء کی نماز کے متعلق تو خاص طور پر تاکید کی گئی ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو لوگ فجر اور عشاء کی نماز مسجد میں ادا نہیں کرتے میرا دل چاہتا ہے کہ ان کو گھروں سمیت جلا دوں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ نے باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں سے انتہائی نفرت کا اظہار فرمایا ہے۔ پس یہ بہت ضروری امر ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اسلام کے تمام احکام پر عمل کریں کاروبار میں ملازمت میں لین دین میں گفتگو میں غرضیکہ ہر کام میں اسلامی اخلاق کا ثبوت دیں۔ سچائی راستبازی اور پاکیزگی میں حضورؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کریں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری سستیاں دور کرے اور ہمیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے وعدہ جات

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

(قسط ۲)

ذیل میں تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے وہ وعدہ جات درج کئے جاتے ہیں جو پانچ سو یا اس سے زائد ہیں۔ لجنات کوشش کر کے تفصیلی وعدہ بہنوں سے لیکر بھجوائیں یاد رہے یہ سکیم چار سالہ ہے اس عرصہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے وعدہ جات مجھوائیں۔ جہاں لجنہ کی باقاعدہ تنظیم نہیں یا ایک دو عورتیں ہی ہیں وہ اپنے وعدہ جات براہ راست بھجوا دیں۔ لجنات یہ چندہ اگر براہ راست بھجوائیں تو نوٹ کر لیں کہ اس کا کھاتہ تحریک جدید میں کھلوایا گیا ہے۔

۱ - سیدہ مہر آپا صاحبہ .. — .. ۳ صرف پہلے سال کا
۲ - صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ .. — .. ۸
(۴۰۰/- روپے اپنی طرف سے اور ۴۰۰/- روپے سیدہ ام ناصر کی طرف سے)
۳ - صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ .. — .. ۶۰۰
۴ - بیگم مرزا وسیم احمد صاحب .. — .. ۵۰۰
۵ - صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ .. — .. ۵
۶ - نسیم اختر بیوہ کیپٹن نذیر احمد صاحب شہید .. — .. ۵
۷ - صغریٰ شمیم اہلیہ فضل الدین صاحب آف کویت .. — ۵۵۰
۸ - رضیہ بیگم والدہ عطاء اللہ صاحب ضیاء .. — .. ۵
۹ - فہمیدہ کھوکھر صاحبہ .. — .. ۵ اپنی طرف سے ۳۰۰/-
از طرف والدہ ۱۰۰/- اور از طرف خالہ صاحبہ ۱۰۰/-
۱۰ - امۃ اللہ حسن صاحبہ ذاتی .. — .. ۵
(۳۰۰/- ذاتی منجانب والدہ صاحبہ ۱۰۰/- منجانب خالہ صاحبہ ۱۰۰/-)
۱۱ - بشریٰ بشیر صاحبہ لیکچرر جامعہ نصرت .. — .. ۵ (اپنی طرف سے
۳۰۰/- از طرف والدہ صاحبہ ۱۰۰/- از طرف خالہ صاحبہ ۱۰۰/-)
۱۲ - رشیدہ لطیف اہلیہ مرزا عبد اللطیف صاحب ربوہ — — .. ۵
۱۳ - رضیہ غوری اہلیہ محمد اکرام غوری صاحب " .. — .. ۵
۱۴ - سلیمہ بیگم ملک مظفر احمد صاحب شہزادہ لاہور .. — .. ۵
۱۵ - اصغری مبارکہ صاحبہ نرس لاہور .. — .. ۵
۱۶ - امۃ اللطیف اہلیہ سید سعید احمد انجینئر " .. — .. ۵
۱۷ - امۃ اللطیف اہلیہ عبد الکریم شاد " .. — .. ۷
۱۸ - مسز سیدہ نسیم سعید " .. — .. ۵
۱۹ - خورشید صاحبہ والدہ ملک رشید احمد صاحب " .. — .. ۵
۲۰ - بیگم چوہدری غلام احمد صاحب " .. — .. ۵
۲۱ - نسیم ثروت بیگم ملک مبارک احمد صاحب " .. — .. ۶
۲۲ - صادقہ مغل صاحبہ " .. — .. ۵
۲۳ - محترمہ بیگم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب " .. — .. ۵
۲۴ - والدہ صاحبہ شیخ ریاض محمود صاحب .. — .. ۵
۲۵ - زینب بیگم خواجہ عبد الرحمان صاحب " .. — .. ۵
۲۶ - بیگم ڈاکٹر احمد میڈیکل آفیسر لائلپور .. — .. ۵
۲۷ - بشریٰ اہلیہ بشیر احمد مراد کلاتھ ہاؤس " .. — .. ۵
۲۸ - نصیرہ بیگم بشیر احمد کوہ نور ملز " .. — .. ۵
۲۹ - بیگم قریشی افتخار علی صدر لجنہ " .. — .. ۵
۳۰ - مبارکہ بیگم چوہدری محمد احمد صاحب جوہ " .. — .. ۵
۳۱ - مسز سمیع اللہ صاحب سرگودھا .. — .. ۵
۳۲ - بیگم فضل الرحمان صاحب پراچہ سرگودھا .. — .. ۵
۳۳ - رشیدہ بیگم و آمنہ بیگم دختران مولوی
محمد دین صاحب سرگودھا .. — .. ۵
۳۵ - حفصہ اہلیہ محمود الحسن صاحب سرگودھا .. — .. ۵

۳۶ - شریفاں بیگم تلونڈی ضلع سیالکوٹ .. — .. ۵
۳۷ - ام الفضل نوشہرہ ککے زیاں ضلع سیالکوٹ .. — .. ۵
۳۸ - نصرت جہاں شیخ محمد یعقوب وزیر آباد .. — .. ۵
۳۹ - بیگم آمنہ اکرم گوجرانوالہ .. — .. ۵
۴۰ - مسز محمد افضل سروس ٹیکسٹائل مل گجرات .. — .. ۵
۴۱ - فضل بیگم اکبر علی کھاریاں .. — .. ۵
۴۲ - ناصرہ بیگم میجر مظفر علی صاحب راولپنڈی .. — .. ۵
۴۳ - ڈاکٹر ثروت راولپنڈی .. — .. ۶۳
۴۴ - ناصرہ بیگم میاں شریف احمد صاحب راولپنڈی .. — .. ۵
۴۵ - حسن آرا صاحبہ بیگم میجر منیر احمد شہید راولپنڈی .. — .. ۵
۴۶ - بیگم عبد السلام صاحب ایبٹ آباد .. — .. ۵
۴۷ - زرب بیگم علی پور ملتان .. — .. ۵
۴۸ - خورشید دردانہ اہلیہ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ملتان .. — .. ۵
۴۹ - امۃ الغفور بیگم پیر صلاح الدین صاحب .. — .. ۵ } ۷۰۰/-
دونوں والدہ کی طرف سے .. — .. ۲
۵۰ - امیر بیگم صوبیدار محمد شفیع شاہد .. — .. ۵
۵۱ - شمیم شریف پشاور .. — .. ۵۰۱
۵۲ - گلشن آرا بیگم صلاح الدین پشاور .. — .. ۵
۵۳ - بیگم کرنل احمد خان ٹوپی مردان .. — .. ۵
۵۴ - فہمیدہ اہلیہ محمد رشید صاحب کوئٹہ .. — .. ۵
۵۵ - ممتاز بیگم چک ۱۰۳ بہاولنگر .. — .. ۵
۵۶ - غلام فاطمہ اہلیہ محمد اکرم حیدرآباد .. — .. ۵
۵۷ - بیگم عبد الخالق ٹھیکیدار لوہڑی سندھ .. — .. ۵
۵۸ - شریفاں بیگم کنڈیارو .. — .. ۵
۵۹ - بیگم ڈاکٹر مظہر الحق صاحب کراچی .. — .. ۶
۶۰ - امۃ النعیم بیگم رانا حمید احمد کراچی .. — .. ۵
۶۱ - ناصرہ نصرین بیگم شیخ حفیظ الرحمان کراچی .. — .. ۵
۶۲ - ناصرہ خورشید صاحبہ " .. — .. ۵
۶۳ - بیگم ملک نصیر احمد صاحب " .. — .. ۵
۶۴ - خورشید بیگم بابو عنایت اللہ صاحب " .. — .. ۵
۶۵ - ذکیہ بشریٰ بیگم عبد اللہ ریڈ فورڈ انگلستان .. — .. ۵
۶۶ - فرخ مبشرات ملتان .. — .. ۵
۶۷ - اہلیہ عبد المالک خان صاحب کراچی .. — .. ۵
۶۸ - عنایت بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب چغتائی واہ کینٹ .. — .. ۵
۶۹ - عزیزہ بیگم دختر بابو عبد الرحمان صاحب جھنگ .. — .. ۵

شکریہ احباب اور درخواست دعا

گذشتہ نومبر دسمبر ۶۲ء میں خاکسار میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر دوستوں اور بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل پراسٹیٹ کا کامیاب اپریشن ہوا۔ ۲۷ جنوری ۶۳ء کو خاکسار صحت یاب ہو کر واپس ربوہ آگیا ہے۔

بیماری کے ایام میں بہت سے دوستوں نے بذریعہ خطوط اور ہسپتال میں بھی تشریف لا کر عیادت کی۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے خاکسار کی صحتیابی کے لئے جہاں خود بھی دعائیں کیں۔ وہاں مسجد دار الذکر میں کئی جمعوں میں متواتر دعا کے لئے تحریک فرماتے رہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء اور یہ احسان فراموشی ہوگی۔ اگر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ میڈیکل آفیسر اور محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں۔ جنہوں نے خاکسار کی بیماری کے ابتدائی دس ایام میں ربوہ میں خاص توجہ سے علاج کیا اور پھر لاہور بھجوا کر وہاں داخلہ کا انتظام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر دے۔ سب احباب آئندہ بھی خاکسار کو یاد رکھیں۔

چوہدری عبد الرحیم خان کاٹھگڑھی آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ہنگامی حالات ختم کرنے کے لئے قانونی تقاضوں کا جائزہ۔

ڈھاکہ ۷ فروری۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ حکومت ہنگامی حالات ختم کرنے پر غور کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں بعض قانونی تقاضوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ صدر ایوب ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا ہنگامی حالات ختم کرنے کے نتیجہ میں بعض قانونی مسائل پیدا ہوتے ہیں ان کا تعلق کچھ املاک سے ہے جس کے بارے میں ہنگامی حالات کے نفاذ کے موقع پر کارروائی کی گئی تھی۔ اگر ان اقدامات کے سلسلہ میں ضروری قانونی تحفظ فراہم ہو جائے۔ تو پھر ہنگامی حالات ختم کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے صدر نے کہا میں وزیر قانون کو ہدایت کروں گا کہ وہ اخبار نویسوں کو ان قانونی مسائل سے آگاہ کر دیں تاکہ عوام کو ان کے ذریعہ صحیح صورت حال کا علم ہو جائے۔

صدر ایوب کی طرف سے الزامات کی تردید

لاہور ۷ فروری۔ صدر محمد ایوب خان نے ان باتوں کی تردید کی ہے جو مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے حلفیہ بیان میں ان سے منسوب کی گئی ہیں۔ مسٹر بھٹو کا یہ حلفیہ بیان مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے سپیشل بنچ کے سامنے پیش کیا گیا تھا صدر ایوب نے ایک خط میں جو اٹارنی جنرل سید شریف الدین پیرزادہ کے نام ہے کہا ہے کہ یہ بیانات بالکل غلط، جھوٹے اور گمراہ کن ہیں صدر ایوب کا یہ خط کل بنچ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور اسے مقدمہ کے ریکارڈ میں شامل کر لیا گیا ہے

اہم سیاسی واقعات رونما ہونیوالے ہیں

لاہور ۷ فروری سرکاری ذرائع اطلاعات

دلتشریف؟ خواجہ شہاب الدین نے کہا ہے کہ آئندہ چند دنوں میں بہت سی نئی تبدیلیاں عمل میں آنے کی توقع ہے۔ یہ بات انہوں نے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان غیر مشروط بات چیت کی پیشکش پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے عوام کے تمام طبقوں پر زور دیا ہے کہ وہ صدر ایوب اور اپوزیشن رہنماؤں کے درمیان سیاسی مذاکرات کو کامیاب بنانے کے لئے ملک میں سازگار فضا پیدا کریں۔ انہوں نے کہا پاکستان کی سالمیت اور بقا کا تقاضا ہے کہ باہمی تعاون سے ملکی مسائل کا حل تلاش کیا جائے تاکہ موجودہ سیاسی بحران ختم ہو سکے اور عوام پرسکون زندگی گزار سکیں خواجہ صاحب نے یہ بات کل یہاں اخبار رہنماؤں اور مدیران جرائد سے ملاقات میں کہی۔

گرفتار ہونے والے طلباء کی رہائی پر غور

لاہور ۷ فروری۔ صوبائی وزیر تعلیم مسٹر محمد علی خان نے بتایا ہے کہ حالیہ ہنگاموں کے دوران گرفتار کئے جانے والے طلباء کی رہائی کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے صوبائی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران کل کراچی سے حزب اختلاف کے رکن مسٹر محمود اعظم فاروقی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ طلباء کے ۱۳ مطالبات میں سے ۱۱ تسلیم کر لئے گئے ہیں۔ خود حسن کی علیحدہ یونیورسٹی کے قیام کے سوال پر تعلیم و امدادی فوت کا کمیشن غور کر رہا ہے۔

مسٹر محمد علی خان نے طلباء کے مطالبات کے سلسلہ میں ایک سوال کا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے ایوان میں بتایا کہ جو مطالبات تسلیم کئے گئے ان میں یونیورسٹی ہنگامی قوانین کی تنسیخ، پنجاب یونیورسٹی یونین کا احیاء، تھرڈ ڈویژن میں کامیاب ہونے والوں کے لئے پوسٹ گریجویٹ کلاسوں میں داخلہ، ضمنی امتحان کا انعقاد ۴۵ فیصد نمبروں پر سیکنڈ ڈویژن ٹرانسپورٹ کی سہولتیں۔

ربوہ میں روزنامہ الفضل

ملک جی برادرز گولبازار

ایجنٹ روزنامہ الفضل ربوہ

سے مل سکتا ہے اور

روزانہ پرچہ

گھر پہنچانے کا بھی انتظام ہے

(منیجر الفضل)

آپ کی رائے

"میرا بچہ رات کو سوتے ہوئے پیشاب کر دیتا تھا آپ کی دوائی "یورینو کنٹرول" سے پورا کورس نہ کھانے کے باوجود بھی خدا کے فضل سے مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا"

(مکرم میجر نذیر احمد صاحب دار الصدر ربوہ)

تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت طلب کریں قیمت ۳/-

★ کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

★ ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن میں اپنی موعودہ رقوم سو فیصد ادا فرما دی ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنے دینی و دنیوی انعامات سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

۱	حافظ محمد شریف صاحب معلم اصلاح و ارشاد چک ۶۹ ر ب۔ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور	۸۰ روپے
۲	لفٹننٹ پیر ضیاء الدین صاحب ملتان	۱۰۰۰ روپے
۳	محترمہ حوا بی بی صاحبہ والدہ حکیم محمد افضل صاحب مزید اداگی اوچ شریف	۱۰ روپے
۴	مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال	۵۰ روپے
۵	محمد عبد اللہ صاحب چک ۸۰ ج۔ سرگودھا	۳۰ روپے
۶	چوہدری مقبول احمد خان صاحب چک ۵۵ گ ب جڑانوالہ لائلپور	۱۰۰ روپے
۷	چوہدری عاشق محمد صاحب ۵۶ گ ب جڑانوالہ لائلپور	۱۰۰ روپے
۸	چوہدری انور حسن صاحب چک ۲۹۷ ج ب	۵۰ "
۹	مولوی عنایت اللہ صاحب مراقبہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ	۱۰۰ "
۱۰	چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلول پوری دار الصدر شرقی ربوہ	۵۰۰ "
۱۱	" " بجانب والد مرحوم (چوہدری ثناء اللہ صاحب)	۱۰۰ "
۱۲	" " والدہ مرحومہ (محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ)	۱۰۰ "
۱۳	" " ہمشیرہ خود بشیرالنساء بیگم صاحبہ	۱۰۰ "
۱۴	" " رشیدہ بیگم صاحبہ	۱۰۰ "
۱۵	" " محترمہ عزیز بیگم صاحبہ اہلیہ خود	۱۰۰ "
۱۶	چوہدری فتح محمد صاحب محمد نگر لاہور	۶۰۰۰ "
۱۷	ہر کیج ٹرانسپورٹ بذریعہ چوہدری فتح محمد صاحب لاہور	۲۵۰۰ "
۱۸	محترمہ نواب بی بی صاحبہ محمد نگر لاہور	۴۰ "
۱۹	مکرم ملک عبد المالک صاحب محمد نگر لاہور	۵۰ "
۲۰	مکرم مرزا محمد امین صاحب محمد نگر لاہور	۳۰ "
۲۱	مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب محمد نگر لاہور	۱۰۰۰ "
۲۲	مکرم مرزا محمود احمد صاحب محمد نگر لاہور	۱۵۰ "
۲۳	مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دار القضاء ربوہ	۷۰ "
۲۴	مکرم شیخ محمد اکرام صاحب رحمٰن پورہ لاہور	۱۰۳ "

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا فروری کا شمارہ پوسٹ کیا جا چکا ہے۔ اگر کسی خریدار کو حسب معمول پانچ سات روز تک پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیں تاکہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔

اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو مہربانی فرما کر اپنی جماعت میں ادائیگی کر کے ہمیں اطلاع دیں تاکہ پرچہ بند نہ کیا جائے۔ چندہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں پہلے بھی گزارش کی جا چکی ہے کہ جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ تحریک جدید (ماہنامہ) کے چندہ کی ادائیگی کا انتظام آپ کی سہولت کے پیش نظر کیا گیا ہے تاکہ نہ آپ کو وی پی وصول کرنے کی ضرورت پڑے اور نہ منی آرڈر کرنے کی زحمت گوارہ کرنی پڑے۔ لیکن جماعت میں چندہ ادا کر کے ہمیں ضرور اطلاع دیں تاکہ آپ کی ادائیگی باقاعدہ ریکارڈ کر لی جائے۔

سالانہ چندہ صرف ۲ روپیہ۔ (منیجر)

ولادت:- میرے بھائی جان چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۴ فروری کو چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری تاج الدین صاحب کا پوتا اور چوہدری محمد الدین صاحب؟ دل مرحوم کا نواسہ ہے بزرگان سلسلہ اور دیگر بھائی بہنوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے لمبی عمر سے نوازے اور بھائی جان کے سب بچے خادم دین اور قرۃ العین ہوں آمین

(رضیہ رکیانہ محلہ دار العلوم ربوہ)

رسولِ کریمؐ کو اللہ تعالیٰ نے سیّدِ ولدِ آدم اور اوّلین و آخرین کا سردار بنایا ہے

اُس نے فیصلہ فرمایا کہ اب کوئی ماں ایسا بچہ نہیں جن سکتی جو آپؐ کے درجہ کی بلندی کو پہنچ سکے

۲

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ المومنون کی آیت فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، کی تفسیر کے ضمن میں یہ واضح فرمایا ہے کہ یہ چاروں صفات یعنی الملک (جس میں مالک یوم الدین کی طرف اشارہ ہے) الحق (جس میں صفت رحیمیت کی طرف اشارہ ہے۔) لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ (جس میں صفت رحمانیت کی طرف اشارہ ہے۔) اور رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ (جس میں صفت رب العالمین کی طرف اشارہ ہے) تنزلی طور پر انسان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی ضمن میں حضور الحق اور لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ اور رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح ہمیں یہ بھی نظر آتا ہے کہ جو شخص لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ کا مقام دیکھ لیتا ہے وہ خود بھی توحید کے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ توحید کے مقام پر کھڑا ہونے کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو جس طرح اپنی توحید اور تفرید سے محبت ہے اسی طرح انسان سے بھی محبت ہو جاتی ہے اور وہ اس کے مقابلہ میں ساری دُنیا کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ یہی وہ مقام ہے جسے حدیث قدسی میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ

یعنی اے محمد رسول اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو میں زمین و آسمان کو بھی پیدا نہ کرتا۔ پھر یہ بھی توحید کا مقام تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سیّد ولد آدم اوّلین و آخرین کا سردار بنایا اور فیصلہ فرمادیا کہ اب کوئی ماں ایسا بچہ نہیں جن سکتی جو آپؐ کے درجہ کی بلندی کو پہنچ سکے۔ پھر اس لحاظ سے بھی آپؐ توحید کے مقام پر تھے کہ توحید کے قیام کے لئے آپ نے اس قدر جدوجہد کی کہ دُنیا و مافیہا کی نظروں سے غائب ہو گئے اور خدا ہی خدا آپ کو نظر آنے لگا۔ اور پھر اس لحاظ سے بھی آپ توحید کے مقام پر تھے کہ توکل کا بلند ترین مقام آپ کو حاصل تھا اور آپ کی نظر خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف اُٹھتی ہی نہیں تھی۔

پھر رب العرش الکریم کے ماتحت صفت رب العالمین کا مادہ بھی خدا تعالیٰ نے ہر انسان میں پیدا کیا۔ اور اسے اتنا وسیع کیا کہ ہر ماں اور ہر باپ اپنے بچہ کی تربیت کر رہا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو یہ صفت اس درجہ تک پائی جاتی تھی کہ دُنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جو آپ کے احسان سے باہر رہ گئی ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ ربوبیت عالمین میں تمام مخلوق شامل ہے یعنی انسان بھی اس میں شامل ہیں اور حیوان بھی اس میں شامل ہیں۔ مرد بھی اس میں شامل ہیں اور عورتیں بھی اس میں شامل ہیں۔ مومن بھی اس میں شامل ہیں اور کافر بھی اس میں شامل ہیں امیر بھی اس میں شامل ہیں اور غریب بھی اس میں شامل ہیں یہاں تک کہ انبیاء اور ملائکہ بھی اس میں شامل ہیں۔ اب جب ہم رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ صفت رب العالمین کے ایسے کامل مظہر تھے کہ دُنیا کی کوئی مخلوق آپ کے احسان سے باہر نہیں تھی۔ مخلوق میں ایک جنس حیوان ہیں جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کئی قسم کے احکام دیئے ہیں مثلاً آپ نے فرمایا کہ آزاد جانوروں کو باندھ کر مت رکھو۔ اور اگر باندھ کر رکھتے ہو تو ان کے کھانے پینے کا انتظام کرو۔ کسی جانور کو کسی دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرو تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ کسی جانور کو کُند چھری سے ذبح نہ کرو۔ کسی جانور کو باندھ کر نشانہ نہ بناؤ۔ کسی جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لادو۔ کسی جانور کے مونہہ پر داغ نہ لگاؤ۔ اگر لگانا ہی ہو تو پیٹھ پر لگاؤ۔ اسی طرح فرمایا کہ جو پالتو جانور ہیں اُن کو دانے وغیرہ ڈال دینا بھی ثواب کا موجب ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص جو جانوروں کو دانے وغیرہ ڈالا کرتا تھا اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ نیکی ایسی پسند آئی کہ اس نے اس نیکی کے عوض اسے اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرما دی"۔ (تفسیر کبیر سورۃ المومنون صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷)

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کی تدفین

بقیہ صفحہ اوّل

پر مشتمل تھا۔ پہلی اطلاع کے مطابق جنازہ نے ۳ فروری کو ربوہ پہنچنا تھا۔ لیکن بعد میں یہ اطلاع موصول ہونے پر کہ جنازہ ۶ فروری کو آئے گا۔ وفد کے دو اراکین تو واپس چلے گئے اور مکرم محمد نذیر صاحب نے ربوہ میں ہی مقیم رہ کر نماز جنازہ اور تدفین میں جماعتِ "راولپنڈی" کی نمائندگی کی۔ اسی طرح محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر اور بعض دیگر احباب شرکت کے لئے سرگودہا سے تشریف لائے۔ جنازہ کے ہمراہ حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ناظر و وکلاء صاحبان علماء سلسلہ اور دیگر احباب بہت کثیر تعداد میں بہشتی مقبرہ گئے اور تدفین مکمل ہونے تک وہیں رہے۔

محترم میاں صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت حکیم رحیم بخش صاحب تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ کے فرزند تھے۔ آپ نے ۱۹۳۰ء میں ایل ایل بی کرنے کے بعد تحصیل لوان شہر ضلع جالندھر میں وکالت شروع کی بعد ازاں امرتسر میں کورٹ آف کشمیر مقرر ہوئے اور قیام پاکستان تک وہیں مقیم رہے قیام پاکستان کے بعد راولپنڈی میں سکونت اختیار کی اور وہاں تو فسالی تک امیر جماعت کی حیثیت سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۶۳ء میں آپ اپنے فرزندان کے پاس کینیڈا تشریف لے گئے اس وقت سے وہیں مقیم تھے۔ بالآخر ۲۷ جنوری ۶۹ء کو وہیں وفات پائی۔

آپ شروع ہی سے بہت مخلص اور خدمتِ سلسلہ کا خاص جوش رکھنے والے بزرگ تھے۔ فارسی زبان پر بڑا عبور حاصل تھا اور اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں اشعار بھی کہتے تھے۔ دینی علوم کا مطالعہ بھی بہت وسیع تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ بہت نکتہ رس اور فلسفیانہ طبیعت پائی تھی۔ اہم علمی مسائل پر بے شمار مضامین اور نہایت ٹھوس اور پُر مغز تقاریر کے ذریعہ عمر بھر سلسلہ کی خدمت بجا لاتے رہے۔ سالہا سال آپ کو جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی تقاریر کرنے کا غیر معمولی اعزاز حاصل ہوا۔ بالخصوص جلسہ سالانہ کی تقاریر بہت محنت سے تیار کرتے تھے نئے نکات بیان کرنے اور پرانے مضامین کو یکسر جدید اور نئے اسلوب سے پیش کرنے میں آپ کو بہت مہارت حاصل تھی۔ آپ کی یہ تقاریر جن میں سے بعض کتابی شکل میں بھی شائع ہوئیں آپ کی بہترین یادگار ہیں۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کے علاوہ ایک دختر بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد مسلیم صاحب ایم اے اور پانچ فرزند ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب حال مقیم امریکہ، میاں محمد منیر صاحب میاں محمد عباس صاحب انجینئر، میاں محمد رشید ظفر صاحب اور میاں محمد مسعود احمد صاحب شامل ہیں، سب سے بڑے فرزند کے علاوہ جو بہت لائق ڈاکٹر ہیں اور امریکہ میں مقیم ہیں آپ کے باقی افراد خاندان کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔

ادارہ الفضل آپ کے جملہ افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی اولاد اور جملہ دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین احباب جماعت بھی محترم میاں صاحب مرحوم کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

اُستانی کی ضرورت

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے مڈل سکول میں پڑھانے کے لئے ایک میٹرک جے وی یا الف اے سی ٹی استانی کی ضرورت ہے میرے نام درخواستیں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرا لڑکا بعمر ۸ سال چند روز سے سخت بیمار ہے۔ پہلے خسرہ نکلا اور اب تشنج کے دورے پڑتے ہیں۔ جو سخت تکلیف دہ ہیں۔ بچہ بہت زیادہ کمزور ہو گیا ہے۔ کوئی چیز پیٹ میں نہیں جاتی۔

جملہ احباب کرام سے عزیز کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

شیخ محمود احمد سعید
واقف زندگی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴